مرزا صاحب کا مجھ سے ایک سوال

اور

میری طرف سے اُسکا جواب

(قابل توجہ مرزا صاحب اور مریدان مرزا صاحب)

میری دلکو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر + بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

میرے عنایت فرما مرزا صاحب قادیانی نے اپنی تازہ تصنیف **حقیقت الوحی** میں مجھ سے ایک سوال کیا ہے جو واقعی قابل قدر ہے - گو مرزا صاحب تو ہمارے کسی سوال کا جواب نہیں دیا کرتے مگر ہم کیوں نہ دیں - پس میں پہلے مرزا صاحب کی سوال کو اونہی کے الفاظ میں نقل کرتا ہوں - مگر اُس سوال کیوجہ مرزا صاحب کو یہ پیش آئی ہے کہ ۸ فروری ۱۹۰۷ء کے اخبار اہلحدیث میں لکھا گیا تھا کہ مولوی عبدالکریم امام مرزا کی بابت مرزا صاحب کو کئی ایک الہام صحت کے ہوئے تھے تاہم وہ مرگیا - اسپر مرزا صاحب نے میری نسبت غصہ ظاہر کیا ہے - آپ فرماتے ہیں :-

"یاد رہے کہ میرے نشانوں کو سنکر مولوی ثناء اللہ صاحب کی عادت ہے کہ ابوجہلی مادہ کی جوش سے انکار کیلئے کچھ حیلے پیش کیا کرتے ہیں چنانچہ اس جگہ بھی انہوں نے یہی عادت دکھلائی اور محض افترا کے طور پر اپنے پرچہ اہلحدیث ۸ فروری ۱۹۰۷ء میں میری نسبت یہ لکھدیا ہے کہ مولوی عبدالکریم کے صحت یاب ہونے کی نسبت جو اُن کو الہام ہوا تھا کہ وہ ضرور صحت یاب ہو جائیگا مگر آخر وہ فوت ہو گیا - اس افترا کا ہم کیا جواب دیں بجز اس کے کہ لعنت اللہ علی الکاذبین مولوی ثناء اللہ صاحب ہمیں بتاویں کہ اگر مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کے صحت یاب ہونے کی نسبت الہام مذکورہ بالا ہو چکا ہے - تو پھر یہ الہامات مندرجہ ذیل جو پرچہ اخبار بدر اور الحکم میں شائع ہو چکے ہیں کس کی نسبت تھے؟ یعنی کفن میں لپیٹا گیا - ۴۷ سال کی عمر انا للہ وانا الیہ راجعون - اس نے اچھا ہونا ہی نہیں تھا - ان المنایا لا تطیش سہامھا یعنے موتوں کے

تیر ٹل نہیں سکتے -

واضح ہو کہ یہ سب الہام مولوی عبدالکریم صاحب کی نسبت تھے - ہاں ایک خواب میں اُنکو دیکھا تھا کہ گویا وہ صحت یاب ہیں مگر خوابیں تعبیر طلب ہوتی ہیں اور تعبیر کی کتابیں دیکھ لو خوابوں کی تعبیر میں کبھی موت سے مراد صحت اور کبھی صحت سے مراد موت ہوتی ہے اور کئی مرتبہ خواب میں ایک شخص کی موت دیکھی جاتی ہے اور اسکی تعبیر زیادت عمر ہوتی ہے - یہ ہی حال ان مولویوں کا جو بڑے دیانت دار کہلاتے ہیں - جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی بُرا کام نہیں - ایسے جھوٹ کو خدا نے رجس سے مشابہت دی ہے مگر یہ لوگ رجس سے پرہیز نہیں کرتے " (تتمہ حقیقت الوحی ص۲۶)

جواب - ۵ آئے صد بار التجا کرکے
کفر ٹوٹا خدا خدا کرکے

شکر صد شکر ہے کہ مرزا صاحب بھی اس اصول میں ہمارے ساتھ متفق ہوئے ہیں کہ جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی بُرا کام نہیں - پس اب ہم نے واقعات صحیحہ سے یہ بتلانا ہے کہ جھوٹ کون بولتا ہے - ہمارے مرزائی دوست ہمکو صحیح صحیح واقعات پیش کرنے میں معذور سمجھیں اور یہ جانیں کہ اگر ہم ان واقعات کو پیش نہ کرینگے تو وہ کسی طرح مٹ نہ جائینگے پس وہ ٹھنڈے دل سے اُن واقعات کو سُنیں اور سچ جھوٹ کو بڑی متانت سے جانچیں - میں جانتا ہوں کہ انسان فطرۃً مجبور ہے کہ محبوب کے عیوب دیکھنے اور سُننے کے وقت اُس کی آنکھ اور کان بند ہو جاتے ہیں - لیکن اُنکو یہ سمجھنا چاہئے کہ اگر وہ نہ سنیں گے تو اُن کے مخالف تو ضرور سنیں گے پھر کسی موقع پر اچانک اُن کے سامنے اگر وہ واقعات پیش ہو گئے تو کیا جواب دینگے - اس لئے ذرہ انصاف اور حوصلہ سے سنیں - ہم سے جہانتک ہو سکا ہے اس مضمون میں مرزائیوں کی دل شکنی کا بہت لحاظ رکھا ہے یعنی الامقدور اُن الفاظ سے جنکے ہم مرزا صاحب کو مستحق جانتے ہیں کام نہیں لیا - تاکہ ہمارے مرزائی دوستوں کو اصل مضمون سمجھنے میں مانع نہ ہوں - بہرحال بغور سُنئے -

عبارت مرقومہ بالا میں مرزا صاحب نے ایک تو اس سے انکار کیا ہے کہ مولوی عبدالکریم

کی بابت کوئی الہام صحت یابی کا نہیں ہوا تھا۔ دوئم کفن و ۴۷ سال اور منایا والی الہامات سب مولوی عبدالکریم کے حق میں تھے۔ بس ان دو تنقیحی امور کا تردیدی ثبوت ہمارے ذمہ ہے ناظرین رسالہ خصوصاً مرزائی دوست بغور سنیں۔

مولوی عبدالکریم کی علالت کی خبر پہلے پہل الحکم ۳۱۔ اگست ۱۹۰۵ء میں نکلی تھی جس میں بہت بڑی تمہید کے بعد اعلیحضرت کے چند ایک الہامات درج تھے جو یہ ہیں :-

"۳۰۔ اگست ۱۹۰۵ء۔ مولوی عبدالکریم صاحب کی گردن کے نیچے پشت پر ایک پھوڑا ہے جسکو چیرا دیا گیا ہے۔ فرمایا میں نے انکے واسطے رات دعا کی تھی رویا میں دیکھا کہ مولوی نورالدین ایک کپڑا اوڑھے بیٹھے ہیں اور رو رہے ہیں۔ فرمایا ہمارا تجربہ ہے کہ خواب کے اندر رونا اچھا ہوتا ہے۔ اور میری رائے میں طبیب کا رونا مولوی صاحب کی صحت کی بشارت ہے" (ص کالم ۱-۲)

گو یہی ایک الہام مع الہامی تفسیر کے ہمارے دعوے کے اثبات کیلئے کافی ہے مگر ہم اسی پر قناعت نہیں کرتے بلکہ اور بھی بہت کچھ پیش کرتے ہیں۔ ذرہ غور سے سنئے۔ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء کے الحکم میں ۷ ستمبر کا واقع لکھا ہے کہ :-

"(مرزا صاحب نے) فرمایا اللہ تعالیٰ کے نشان اس طرح کے ہوتے ہیں کہ ان میں قدرت اور غیب ہوتا ہے۔ اور انسان کی طاقت نہیں ہوتی کہ ان کو ظاہر کر سکے۔ فرمایا۔ مولوی صاحب کی زیادہ علالت کیوقت میں بہت دعا کرتا تھا۔ بعض نقشے میرے آگے ایسے آئے جس سے نا امیدی ظاہر ہوتی تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ موت کا وقت ہے اور ظاہر طب کی رو سے بھی معاملہ خوفناک تھا کیونکہ ذیابیطس والے کو سرطان ہوجائے تو پھر بچنا مشکل ہوتا ہے اس دعا میں میں نے بہت تکلیف اٹھائی۔ یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے بشارت نازل کی اور وہ الہام منظوری والا خواب میں نے دیکھا جس سے نہائت درجہ غمناک دلکو تسلی ہوئی جو گذشتہ اخبار میں چھپ چکا ہے" (ص۳ کالم ۲)

۹ ستمبر کا واقع اس سے بھی واضح تر ہے۔ اڈیٹر الحکم لکھتا ہے کہ :-

---

۱ یعنی ۱۰ دسمبر کے الحکم میں اسکا مطلب یہی ہے کہ مولوی عبدالکریم صحت یاب ہو جائیگا ۱۲ منہ

"حضرت اقدس حسب معمول تشریف لائے - اور ایک رویا بیان کی جو بڑی ہی مبارک اور مبشر رویا ہے جسکو میں نے اس مضمون کے آخر میں درج کر دیا ہے - فرماتے تھے کہ آجتک جسقدر الہامات اور مبشرات ہوئے تھے انمیں نام نہ تھا لیکن آج تو اللہ تعالیٰ نے خود مولوی عبدالکریم صاحب کو دکھا کر صاف طور پر بشارت دی ہے اس رویا کو سن کر جب ڈاکٹر صاحب پٹی کھولنے گئے ہیں تو خدا کی عجب قدرت کا مشاہدہ کرتے ہیں اور وہ یہ کہ ساری زخم پر انگور آگیا ہے والحمد للہ علیٰ ذلک - غرض اسوقت تک زخم کی حالت اچھی ہے اور مولوی صاحب روبصحت ہیں - ضعف اور نقاہت ہے اسکی وجہ یہ بھی ہے کہ کئی دن سے کھایا کچھ نہیں تھوڑی سی یخنی یا دودھ پیتے ہیں -

بہرحال رب کریم کے حضور سے بہت بڑی امیدیں ہیں کہ وہ اپنے بندے کو ضائع نہ کریگا جماعت کا فرض ہے کہ وہ مولوی صاحب کے لئے خاص طور پر دعائیں کرے" (الحکم ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ کالم ۴)

مرزائی دوستو! اس حوالہ کو دیکھکر بھی تم لوگ کہہ سکتے ہو کہ اعلیحضرت کس قدر راست گو ہیں - واللہ سچ کہتا ہوں کہ خاکسار کو مرزا صاحب پر تو رحم نہیں آتا البتہ تم لوگوں کے حال پر رحم بلکہ افسوس ہوتا ہے کہ تم لوگ بے خبری میں ایسے گڑھے میں گری ہو کہ اُس سے باہر نکلنا تمہارا مشکل ہے - اعلیٰ حضرت کی شان کو تو میں اس سے ارفع جانتا ہوں کہ آپکی نسبت میں کاذب یا کذاب کا لفظ لکھوں - کیونکہ یہ الفاظ باوصف مبالغہ معانی کے اعلیٰ حضرت کے علوشان کو پورا پورا ادا کرنے سے قاصر ہیں - حضرت سعدی مرحوم نے کسی قبیح المنظر کی تصویر ان لفظوں میں کھینچی ہے کہ ؎

تو گوئی تا قیامت زشت روئی ✣ بر وختم ست دبر یوسف نکوئی

مگر میرے خیال میں اعلیحضرت کی کذب بیانی کا نقشہ وہ صحیح ہے جو شوخ مزاج شاعر متنبی نے محبوبہ کا بتلایا ہے - کہ ؎

اذا غدرت حسناء اوفت بعھدھا ✣ ومن عھدھا ان لا یدوم لھا عھد

یعنی جب کوئی معشوق وعدہ خلافی کرے تو یہ مت سمجھو کہ اُس نے وعدہ خلافی کی کیونکہ

اُس کے وعدے میں یہ مضمون داخل ہے کہ وہ وعدہ پورا نہ کریگا۔ یہی حال اعلیحضرت مرزا صاحب کا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اسباب پر مصر ہو گئے ہیں جسکا ثبوت بفضلہ تعالیٰ ہم کافی رکھتے ہیں کہ مرزا صاحب کے مباحثات کی بنیاد اب کسی منقول یا معقول پر مبنی نہیں رہی بلکہ واقعات کی تحقیق پر ہے جسمیں ہر ایک عالم اور جاہل حصہ لے سکتا ہے۔

اور سُنئے! ۲۴ ستمبر ۱۹۰۵ء کے الحکم میں لکھا ہے کہ:۔

"(مرزا صاحب نے) ۱۹ ستمبر ۱۹۰۵ء (کو) رویا دیکھا کہ مرزا غلام قادر صاحب میری بڑے بھائی نہایت سفید لباس پہنے ہوئے میرے ساتھ جا رہے ہیں اور کچھ باتیں کرتے ہیں ایک شخص اُن کی باتیں سُنکر کہتا ہے کہ یہ کیسی فصیح بلیغ گفتگو کرتے ہیں گویا پہلے سے حفظ کر کے آئے ہیں فقط۔

فرمایا۔ ہمارا تجربہ ہے کہ جب کبھی ہم اپنے بھائی صاحب کو خواب میں دیکھتے ہیں تو اُس سے مراد کسی مشکل کام کا حل ہونا ہوتا ہے آجکل چونکہ مولوی عبد الکریم صاحب کیواسطے بہت دعا کی جاتی ہے اس واسطے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ انکو شفا دیگا۔ غلام قادر سے خدائے قادر کی قدرت کیطرف اشارہ ہے" (صہ۱ کالم ۳)

پھر صہ۲ پر لکھا ہے کہ:۔

"شیخ نور احمد صاحب نے اپنا ایک خواب عرض کیا کہ میں نے دیکھا کہ مولوی عبد الکریم صاحب مسجد میں کھڑے ہیں اور وعظ کرتے ہیں اور یہ آیت پڑھتے ہیں أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔ فرمایا اس سے بظاہر مولوی صاحب کی صحت کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم" (کالم ۲)

پھر کالم ۴ پر اس سے بھی زیادہ وضاحت کیگئی ہے لکھا ہے کہ:۔

"۲۱ ستمبر کو اعلیٰ حضرت (مرزا صاحب) حضرت مولوی (عبد الکریم) صاحب کے لئے بہت دعا کرتے رہے اسپر الہام ہوا طلع البدر علینا من ثنیة الوداع" (صہ۲)

یعنی ہم پر بدر چڑھا جسکا صاف مطلب ہے کہ مولوی عبد الکریم صحت یاب ہو گا۔

مرزائی دوستو! ہمارے حوالجات کو دیکھکر بتلا سکتے ہو کہ مرزا صاحب نے کوئی الہام یا

خوش خبری مولوی عبدالکریم کے لئے ظاہر نہیں کی؟ اگر نہیں کی تو اوپر کی عبارات کا مطلب کیا ہے۔ کیا تم اتنا نہیں سمجھتے کہ تم لوگ اگر محبت میں پھنسکر واقعات صحیحہ کو نہ دیکھو گے تو کیا دنیا بھی اندھی ہے۔ اور اگر ان عبارات میں کوئی الہام تسلی بخش، یا خوش خبری صحت بخش ہے تو پھر اعلیٰ حضرت کیوں انکار کرتے ہیں جو حقیقۃ الوحی کے ایک اور مقام پر لکھتے ہیں کہ:۔

"۱۱ اکتوبر سنہ ۱۹۰۵ء کو ہماری ایک مخلص دوست یعنی مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم اسی بیماری کاربنکل یعنی سرطان سے فوت ہو گئے تھے ان کے لئے بھی میں نے دعا کی تھی مگر ایک بھی الہام اُن کے لئے تسلی بخش نہ تھا" (ص ۳۲۶)

مرزائیو! کیا تم حوصلہ کر سکتے ہو کہ اعلیٰحضرت سے دریافت کرو کہ جھوٹ بولنا نجس کھانے کے برابر ہے یا کم و بیش۔ اور یہ کہ قادیانی اصطلاح میں جھوٹ بولنا لازمہ نبوت ہے یا منافی آہ ؎

آپ ہی اپنے ذرا جور و ستم کو دیکھو + ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی

میرے خیال میں ہم نے اپنے دعوی کا ثبوت کافی دیدیا ہے کہ مولوی عبدالکریم کی بابت صحت کے الہامات تھے یہانتک کہ مرزا صاحب کو خود اقرار ہے کہ خدا نے مولوی عبدالکریم کا نام بھی لیدیا ہے پھر اس سے زیادہ ثبوت کیا ہو سکتا ہے ؎

اگر اب بھی نہ وہ سمجھے تو اُس بت سے خدا سمجھے

رہا دوسرا حصہ کہ کفن میں لپیٹا گیا۔ ۴۷ سال کی عمر وغیرہ سو اس کے متعلق بھی ہم اصل اور صحیح واقعات پیش کر دیتے ہیں خدا کے فضل سے ہمارے پاس کافی سامان ہے اسلئے ہمیں کچھ ضرورت نہیں کہ اپنے پاس سے کچھ جواب دیں۔ پس بغور سنئے۔ الحکم ۱۰ ستمبر سنہ ۱۹۰۵ء کے پرچہ میں یہ الہامات درج ہیں جو مع تفسیر مرزائی کے ہم نقل کرتے ہیں لکھا ہے کہ:۔

"۲ ستمبر سنہ ۱۹۰۵ء۔ سینتالیس سال کی عمر۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس سے دوسرے دن ۳ ستمبر سنہ ۱۹۰۵ء کو ایک شخص کا خط آیا جس نے اپنی بدکاریوں اور غفلتوں پر نہایت افسوس کی تحریر کر کے لکھا۔ اب میری عمر سینتالیس سال کی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ فرمایا کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ جو خط باہر سے آنے والا ہوتا ہے اس کے مضمون سے پہلے ہی اطلاع دیجاتی ہے × × × ۹ ستمبر سنہ ۱۹۰۵ء اذا المنایا لا تطیش سھامھا۔ کفن میں لپیٹا ہوُا۔ فرمایا معلوم نہیں

یہ الہامات کس کے متعلق ہیں" (ص۳ کالم ۱-۲)

مرزائیو! اعلیحضرت کے کرشمے خوب غور سے دیکھو کیا گل کھلا رہے ہیں مذکورہ بالا عبارت میں ۷۴ سال والے الہام کی تشریح تو خود حضرت صاحب نے آپ ہی کر دی کہ کسی نائب شخص کے حق میں ہے باقی دو کی بابت خود اقرار ہے کہ معلوم نہیں یہ کس کے حق میں ہیں البتہ ایک الہام باقی رہ گیا کہ "اُس نے اچھا ہونا ہی نہیں" سو اسکا کہیں حوالہ نہیں دیا کہ کس زمانے کا ہے اور کب شائع کیا تھا اور اسکا اشارہ کس طرف ہے۔ خدارا اتنا تو سوچو کہ ایک طرف تو مرزاجی خود ہی لکھتے ہیں کہ:-

"آجتک جسقدر الہامات اور مبشرات ہوئے تھے انمیں نام نہ تھا لیکن آج تو اللہ تعالے نے خود مولوی عبدالکریم صاحب کو دکھا کر صاف طور پر بشارت دی ہے" (الحکم ۱۰ ستمبر سنہ ۵ء صہ۲ کالم ۴)

پھر ساتھ ہی اس کے یہ الہام ہو کہ "اس نے اچھا ہونا ہی نہیں" تو کیا تم سمجھتے نہیں کہ ایک ہی واقع کی نسبت دو متضاد الہام کیا تبلا رہے ہیں۔ معلوم نہو تو قرآن مجید کا جنرل رُول (عام اصول) دیکھو کیا ہے غور سے سُنو!

لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا

(مطلب) اختلاف بیانی دلیل ہے کہ یہ کلام خدا کے ہاں سے نہیں ہے۔

مرزائیو! آؤ ہم ایک لطیف تفسیر ان الہاموں کی تمکو سنائیں مگر خدارا ذرہ دل کو کدورت سے صاف کر کے سُننا۔ انہی الہامات کی تفسیر جناب مرزا صاحب خود فرماتے ہیں توجہ سے سنو! اڈیٹر الحکم لکھتا ہے کہ:-

"حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی بیماری کا ذکر کرتے ہوئے ۹ ستمبر کو (مرزا صاحب نے) فرمایا کہ مجھے بہت ہی فکر تھا کہ بعض الہامات ان میں متوحش ہیں آج صبح بہت سوچنے کے بعد میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی کہ بعض وقت ترتیب کے لحاظ سے الہامات پہلے یا پیچھے ہو جاتے ہیں چنانچہ ان الہامات کی ترتیب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ ڈالی کہ ایسے الہامات جیسے اذا جاء افواج وسمع من السماء ورکفن میں لپیٹا گیا اور ان المنایا لا تطیش سہامہا یہ اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ قضاء وقدر تو ایسی ہی تھی مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و رحم سے

رد بلا کردیا (یعنی مولوی عبدالکریم اب نہیں مریگا - اڈیٹر مرقع)

۱۰ ستمبر تھا: صبح کیوقت رویا - ایک جگہ ایک بڑی حویلی ہے اس کے آگے ایک بڑا چبوترا ہے جسکی کرسی بہت بلند ہے اُسپر مولوی عبدالکریم صاحب سفید کپڑے پہنے ہوئے دروازہ پر بیٹھے ہیں اس جگہ میرے پانچ چار اور دوست ہیں جو ہر وقت اسی فکر میں　　میں نے کہا مولوی صاحب میں آپکو آپکی صحت کی مبارک باد دیتا ہوں اور پھر میں رو پڑا اور میرے ساتھ کے دوست بھی رو پڑے اور مولوی صاحب بھی رو پڑے پھر میں نے کہا دعا کرو اور دعا میں تین دفعہ سورہ فاتحہ پڑہی - فرمایا اس خواب کے تمام اجزا مولویصاحب کی صحت کی بشارت دیتے ہیں سورہ فاتحہ کے پڑہنے کی تعبیر بھی یہی ہے کہ انسان کوئی ایسا امر دیکھے جو اُسکو خوش کرنیوالا ہو اور فرمایا جو الحمد خواب میں پڑھتا ہے اُسکی دعا قبول ہوتی ہے" (۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء ص۱۲ کالم ۳ و ۴)

ناظرین! بغور ملاحظہ فرمائیے کہ مرزا صاحب جن الہامات کو خود ایک جگہ بلا تعین لکھ چکے ہیں اور دوسری جگہ اُنکو تقدیر مسترد بتلاچکے ہیں پھر کس قدر جرءت ہے کہ اِنہی الہامات کو مولوی عبدالکریم کی موت پر پیش کر کے اپنے تمام سابقہ نوشتوں پر پانی پھیرتے ہیں (تف)

خیر یہ تو ہوا واقعات کا اظہار اب سنئے اسکا نتیجہ -

مرزا صاحب اور اُن کے معتقدین بڑے فخر سے کہا کرتے ہیں کہ مرزا جی کی دعا رد نہیں ہوتی اور اسی کو وہ اپنے معجزات میں اوّل نمبر پر شمار کیا کرتے ہیں چنانچہ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ:-

"مجھے بارہا خدا تعالیٰ مخاطب کر کے فرما چکا ہے کہ جب تو دعا کرے تو میں تیری سُنونگا" (ضمیمہ تریاق القلوب نمبرہ ص۴ مورخہ ۵ نومبر ۱۸۹۹ء)

اس اصول سے ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب کا یہ معجزہ بھی مسیلمہ کذاب کے معجزہ کی ہم وزن معلوم ہوتا ہے مشہور ہے کہ مسیلمہ کسی کانے کو دم کرتا تھا تو وہ اندھا ہو جاتا تھا وہی کیفیت ہم مرزا صاحب کی دعاؤں کی دیکھتے ہیں - اڈیٹر الحکم لکھتا ہے:-

"حضرت خلیفۃ اللہ کے لئے اس دن سے کہ مولوی صاحب پر عمل جراحی کیا گیا رات کا سونا قریبًا حرام ہوگیا - باوصفیکہ چوٹ لگنے اور بہت سا خون نکل جانے کیوجہ سے حضرت اقدس کو تکلیف تھی

اور دو دن سر کی بیماری کی شکایت تھی لیکن یہ کریم النفس وجود ساری رات رب رحیم کے حضور مولانا مولوی عبدالکریم صاحبؓ کے لئے دعاؤں میں لگا رہا۔ × × × یہ ہمدردی اور ایثار ہر شخص میں نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں اور ماموروں کی ہی یہ شان ہے کہ اپنی تکالیف کو بھی دوسروں کی تکالیف کے مقابلہ میں بھول جاتے ہیں اور نہ صرف بھول جاتے ہیں بلکہ قریب بہ موت پہونچ جاتے ہیں لیکن ہاں ان کے دل میں کسی بندہ کے لئے خاص طور پر اضطراب اور قلق کا پیدا ہونا خود اس بندہ کی عظمت اور وقعت کو بھی ظاہر کرتا ہے حضرت اقدس نصف شب سے آخر شب تک دعاؤں میں مصروف رہے اور اس اثنا میں مولوی صاحب ممدوح کے دروازہ پر آکر حال بھی پوچھا۔ ساری دنیا سوتی تھی مگر یہ خدا کا جری جاگتا تھا اپنے لئے نہیں اپنی اولاد کے لئے نہیں اپنے کسی ذاتی مقصد اور غرض کے لئے نہیں صرف اس لئے کہ ارحم و کریم مولا کے حضور اپنے ایک مخلص کی شفا کے لئے دعا کرے۔

فرمایا۔ میں نے ہر چند چاہا کہ دو چار منٹ کے لئے ہی سو جاؤں مگر میں جانتا ہی نہیں کہ نیند کہاں چلی گئی یہ باتیں آپ نے ایک روز صبح کو بیان فرمائیں بعض خدام نے عرض کی کہ حضور اسوقت جا کر آرام کر لیں۔ فرمایا یہ اپنے اختیار میں تو نہیں میں کیونکر آرام کر سکتا ہوں جب کہ میرے دروازہ پر ہائے ہائے کی آواز آتی ہے میں تو اس قلق اور کرب کو جو مولویصاحب کو ہو دیکھ بھی نہیں سکتا اس لئے میں اوپر نہیں گیا۔" (۳۱ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۹)

اعلیحضرت کی دعاؤں کے علاوہ اصحاب منازل بھی دعاؤں میں شریک تھے (دیکھو الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳ کالم ۴) یہانتک کہ اڈیٹر الحکم لکھتا ہے:۔

"مولوی (عبدالکریم) صاحب کے لئے جو دعائیں کیجاتی ہیں جب انکا کھلا کھلا نتیجہ ظاہر ہوگا۔ تو ہماری جماعت کی معرفت اور امید زیادہ ہو جاویگی۔" (۳۰ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۳ کالم ۲)

لیکن ہم بڑے افسوس سے دیکھتے ہیں کہ ان سب دعاؤں کا نتیجہ بجز اسکے کچھ بھی ظاہر نہ ہوا کہ دُمَا دُعَاءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ (کافروں کی دعائیں سراسر ضائع ہیں)

آخیر میں ہم اڈیٹر الحکم کا ایک قول نقل کر کے اُس سے ایک سوال کرتے ہیں۔ اڈیٹر مذکور لکھتا ہے کہ:۔

"یہ امر بلا مبالغہ ہے کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کا اس بیماری سے جانبر ہو جانا ایک عظیم

الشان نشان ہوگا جو مسیح ہے احیاء موتی ہوگا خدا کرے ہم اسکو بہت جلد دیکھیں" (۳۰ ستمبر ۱۹۰۵ء
صفحہ ۱۲ کالم ۳)

سوال - یہ ہے کہ ان دعاؤں کا اثر تو جو ہوا تمام پبلک نے دیکھ لیا - اب بتلاؤ احیاء موتی کی بجائے جو اماتت احیاء ہوا اس سے تمہاری ایمان میں ترقی ہوئی یا تنزل؟ سچ کہنا ایمان سے کہ یہ قول صحیح ہے یا غلط؟ ع زندوں کے مارنے کو مسیح الزماں ہوئے -

+

مرزائی دوستو! انصاف سے کہنا مرزا جی کے سوال کا جواب ہم نے پورا دیا یا نہیں؟ ع

میرے دلکو دیکھکر میری وفا کو دیکھکر + بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھکر

اعلیحضرت خود یا اُنکا کوئی مرید ان حوالجات کو غلط ثابت کردے تو مبلغ پانسو کے مستحق ہونگے کیا کوئی ہے کہ سامنے آئے؟ ع

اولئک آبائی فجئنی بمثلھم + اذا جمعتنا یا جریر المجامع

چیستان مرزا

اس عنوان سے ایک مضمون دسمبر کے مُرقع میں نکلا تھا جس میں ظاہر کیا گیا تھا کہ مرزا جی کے کلام میں اسقدر تناقضات ہیں کہ چیستان کے درجہ تک پہونچ جاتا ہے - پھر اسکی چند ایک مثالیں دی تھیں - اُس کے جواب میں ایک مضمون قادیانی رسالہ میں نکلا تھا جس نے ہماری سوال کے اٹھانے کی بجائے اپنی خوبی بیان سے اور تقویت دی تھی اُسکا جواب بھی ہم نے فروری اور مارچ کے مُرقع میں دیا تو اُسی رسالہ میں پھر ہمارے جواب کی طرف توجہ کیگئی جو پہلے کی نسبت زیادہ موجب تقویت ہے - اس جگہ ہم مختصر طور سے ایک آدھ مثال اس تمام مباحثہ کی سناتے ہیں -

مرزا صاحب نے ازالہ طبع اول صفحہ ۶۹۳ پر لکھا ہے کہ مسیح موعود دنیا کی عمر کے چھٹے ہزار میں پیدا ہونا تھا - اور صفحہ ۳۱۱ پر لکھا ہے کہ دنیا کی عمر آنحضرت کے زمانہ بعثت تک چار ہزار سات سو چالیس سال تھی - اس لحاظ سے ہماری حساب میں دنیا کی عمر کا چھٹا ہزار بارہ سو سینتالیس ہجری کو پورا ہوتا ہے لیکن مرزا جی کی پیدائش ہی خیریت سے ۱۲۵۵ھ میں ہوئی جو ساتویں ہزار کا